QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

DOAJ OPEN GLOBAL TRUSTED
Academic Resource Index ResearchBib
Journament
CiteFactor Academic Scientific Journals
اشاریہ اردو جرائد
Eoi Electronic Object Identifier
I2OR
Cosmos

روایات سیرت میں امام بلاذری کے ماخذ و مصادر

(انساب الاشراف کی روشنی میں خصوصی مطالعہ)

Sources of imam Baladhuri in Seerah Traditions

(A special study in the light of Ansab-ul-Ashraf)

Munir Ahmad Qazi
Assistant Professor, Govt. College of Education, Afzal pur Mir Pur Azad Kashmir.
Email: maqazi79@gmail.com

Ansab-ul-Ashraf is one of the most prominent works of Ahmad Bin Yahya Bin Jabir al- Baladhuri, a muslim historiographer of third Hijri Century. This book is, in fact, a genealogical form of writing history and a primary and authentic source of the Holy biography of the Holy Prophet Muhammad(ﷺ).

This article comprises the life, works and especially the sources of Seerah in Ansab-ul-Ashraf. In this research article, all the sources primary and secondary from which the writer has narrated the seerah traditions have been described in brief. In the article, it has been assured that how many of the sources the writer has mentioned in his book Ansab ul Ashraf. Furthermore the authenticity and credibility of the said sources has been discussed with references.

Keywords: prominent, authenticity, credibility, sources, seerah traditions.

تعارف:

امام احمد بن یحیی بن جابر[1] بلاذری، بغدادی اور کاتب کے لقب سے مشہور ہیں[2]۔ ابوالعباس[3]، ابو جعفر، ابوالحسن اور ابو بکر[4] میں سے ہر ایک کو بلاذری کی کنیت میں شمار کیا جاتا ہے۔

---

[1] Aḥmad ibn Yaḥyā ibn Jābir Al-Balādhurī, *Futūḥ al-Buldān* (Beirut: Dār Maktabat al-Hilāl, 1988), p. 5.

[2] ʿAlī ibn al-Ḥasan Ibn ʿAsākir, *Tārīkh Dimashq* (Beirut: Dār al-Fikr lil-Ṭibāʿa wa al-Nashr wa al-Tawzīʿ, 1995), 74/6.

George Sarton[5]، Professor Hitti[6] Dr. S.D.F. Goitein[7] اور پروفیسر نکلسن[8] نے بھی بلاذری کے فارسی الاصل ہونے پر اصرار کیا ہے۔

محمد جاسم حمادی مشہدانی نے ان محققین کے رد میں لکھا کہ ان محققین کے پاس کوئی دلیل موجود نہیں جو ان کا دعوی ثابت کر سکے۔ مزید برآں مشہدانی نے بلاذری کے عربی النسب ہونے پر متعدد دلائل دیے ہیں۔ جن لوگوں نے بلاذری کے عجمی غیر عرب ہونے کی طرف نسبت کی ہے۔ ان کے پاس سوائے اس فرضیہ کے کوئی دلیل نہیں کہ بلاذری فارسی زبان کے ماہر تھے۔ لیکن فارسی زبان کا جاننا اس امر پر دلیل نہیں بن سکتا کہ بلاذری فارس کے باشندے تھے یا ان کی پرورش فارس میں ہوئی تھی[9]۔

امام بلاذری کی ولادت:

احمد بن یحیی بلاذری کی صحیح تاریخ ولادت کے متعلق مؤرخین خاموش ہیں۔ البتہ ان کی زندگی کے متعلق دیگر معلومات سے ان کے سن ولادت کی بابت استدلال کیا جا سکتا ہے۔ بلاذری نے ایسے شیوخ سے استفادہ کیا جن کی تاریخ وفات 197ھ سے 211ھ کے درمیان ہے۔ چنانچہ بلاذری نے عراق میں وکیع بن جراح کوفی سے سماع کیا اور وکیع بن جراح کی تاریخ وفات 197ھ ہے[10]۔ انساب الاشراف میں بھی ایک روایت ایسی ملتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بلاذری نے وکیع بن جراح سے سماع کیا۔

حدثنا وكيع، عن هشام بن عروة، عن عبد الله بن جعفر، عن علي،عن النبي ﷺ أنه قال [11] واقدی جن کی تاریخ وفات 207ھ ہے[12]۔ ان سے بھی بلاذری نے سماع کیا[13]۔ اسی طرح بلاذری نے مامون کی مدح میں اشعار کہے اور مامون کی وفات 218ھ میں ہوئی[14]۔

پس اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ انہوں نے یہ اشعار مامون کے عہد حکومت کے آخری سال میں کہے تب بھی یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ یہ اشعار اور قصائد عمر کے اس حصے میں کہے ہوں جس میں وہ اچھے اشعار کہنے کی اہلیت اور قابلیت رکھتے ہوں کیونکہ مامون الرشید بذات خود ایک عالم خلیفہ تھا جو کہ اشعار کے حسن وقبح سے بخوبی واقف تھا۔ مذکورہ بالا بحث سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ بلاذری دوسری صدی کے اختتام سے کچھ ہی سال قبل پیدا ہوئے۔ مشہدانی نے بھی مذکورہ دونوں امور کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے:

كل هذه الامور تدل ما رجحنا من تاريخ مولده[15]

---

[3] Yūsuf ibn Ilyān Sarkīs, *Muʿjam al-Maṭbūʿāt al-ʿArabiyya wa al-Muʿarraba* (Miṣr: Maṭbaʿat Sarkīs, 1928), 584/2.

[4] Shihāb al-Dīn Abū ʿAbdullāh Yāqūt al-Ḥamawī, *Muʿjam al-Udabāʾ* (Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1993), 530/2.

[5] George Sarton, Introduction to the History of Science (Washington: 1950), 616.

[6] Goitien S.D.F., Introduction to Ansab al-Ashraf (Jerusalem: 1936, 21/5.

[7] P.K. Hitti, History of the Arabs (London: 10th edition 1970), 388.

[8] Reynold A. Nicholson, The Literary History of the Arabs (New York: 1907), 387.

[9] Muḥammad Jāsim Ḥammādī Mishhādānī, *Mawārid al-Balādhurī ʿan al-Usra al-Umawiyya fī Ansāb al-Ashrāf* (Makkah: Maktabat al-Ṭālib al-Jāmiʿī, 1986), 44-45.

[10] Abū Bakr Aḥmad ibn ʿAlī Khaṭīb al-Baghdādī, *Tārīkh Baghdād* (Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 2002), 647/15.

[11] Aḥmad ibn Yaḥyā Al-Balādhurī, *Ansāb al-Ashrāf* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 2011), 406/1.

[12] Khaṭīb al-Baghdādī, *Tārīkh Baghdād*, 20/4.

[13] Aḥmad ibn Yaḥyā Al-Balādhurī, *Ansāb al-Ashrāf*, 245/2.

[14] Abū al-Qāsim ʿAlī ibn al-Ḥasan Ibn ʿAsākir, *Tārīkh Dimashq* (Beirut: Dār al-Fikr, 1995), 75/6.

[15] *Mawārid al-Balādhurī ʿan al-Usra al-Umawiyya*, 48/1.

یہ تمام امور دلالت کرتے ہیں اس پر جو ہم نے ان کی تاریخ ولادت کے بارے میں ترجیح دی ہے۔

صلاح الدین المنجد[16] جرجی زیدان[17] کے مطابق امام بلاذری دوسری صدی ہجری کے اواخر میں پیدا ہوئے۔

خورشید احمد فارق البرہان دہلی میں شائع شدہ اپنے تحقیقی مضمون میں اسی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ بلاذری کی ولادت دوسری صدی ہجری کے اواخر میں ہوئی۔[18]

بلاذری کی وجہ تسمیہ:

بلاذری کو بلاذری کہنے کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ انہوں نے بلاذر نامی پھل زیادہ مقدار میں کھالیا تھا[19]۔ بلاذری اس پھل کا استعمال اپنے حافظہ کو تقویت دینے کے لئے کرتے تھے۔[20] محمد بن اسحاق الندیم نے بھی بلاذر نامی پھل کھانے اور نتیجہ کے طور پر بیمار ہونے کو احمد بن یحیی کے دادا کی طرف منسوب کیا ہے۔[21] ابن عساکر نے بھی بلاذری نسبت کو احمد بن یحیی کی طرف منسوب کیا ہے:[22]

مذکورہ بالا روایات سے بآسانی یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ بلاذر پھل کھانے والا شخص احمد بن یحیی تھا نہ کہ جابر بن داؤد جو کہ احمد بن یحیی کا دادا تھا۔ جیسا کہ بعض تذکرہ نگاروں نے ذکر کیا ہے۔ اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ اس پھل کو استعمال کرنے والا احمد بن یحیی کا دادا تھا تب یہ کہا جائے گا کہ یہ نام ان کے خاندان میں مشہور ہو گیا اور احمد بن یحیی بھی اسی نسبت سے مشہور ہوئے۔ بلاذری کا تعلق کس ملک سے تھا۔ اس بابت بھی تاریخی مصادر خاموش ہیں۔ البتہ زیادہ تر مؤرخین نے ان کی نسبت بغداد کی طرف کی ہے۔ امام ذہبی نے بھی فقط بغدادی کہنے پر اکتفاء کیا ہے[23]۔

انساب الاشراف کا تعارف:

انساب الاشراف احمد بن یحیی بن جابر بن داؤد بلاذری کی اہم ترین تالیف ہے۔ جس میں عرب اور دوسری اور تیسری صدی ہجری تک کی عالم اسلام کی عسکری، سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی حالت کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔

انساب الاشراف تیسری صدی ہجری میں تالیف کی گئی اس کا مقام تالیف عراق تھا جو کہ احمد بن یحی بن جابر بلاذری کا وطن تھا۔ لیکن پانچویں صدی ہجری میں عراق میں انساب الاشراف کا ایک بھی مکمل نسخہ موجود نہیں تھا۔ ڈاکٹر حمید اللہ نے انساب الاشراف پر تحقیق کرتے ہوئے اس کے مقدمہ میں لکھا کہ انساب الاشراف کا پہلا نسخہ محمد بن احمد بخاری نے مصر میں دریافت کیا جو کہ بیس جلدوں پر مشتمل تھا۔ اور کاتب اس کو حسب ضرورت دو جلدوں، چار جلدوں یا بیس جلدوں میں نقل کرتے تھے[24]۔ انساب الاشراف انساب اور اخبار پر مشتمل ہے۔ مؤلف نے اس کتاب میں نسب نگاری اور تاریخ نگاری دونوں کو جمع کر دیا ہے۔ نیز اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ بلاذری نے اس میں طبقات ابن سعد اور سیرت ابن اسحق کے بعض ایسے اقتباسات بھی نقل کئے

---

[16] *Aʿlām al-Tārīkh wa al-Jughrāfiyā ʿinda al-ʿArab*, 18.

[17] Jirjī Zaydān, *Tārīkh Ādāb al-Lughah al-ʿArabiyyah* (Cairo: Muʾassasat Hindāwī lil-Taʿlīm wa al-Thaqāfah, 2012), 600.

[18] Khurshīd Aḥmad Fāriq, *Balādhurī kī Ansāb al-Ashrāf* (Delhi: Māhnāmah al-Burhān, April 1957), 209.

[19] ʿAbd al-Karīm ibn Muḥammad ibn Manṣūr Al-Samʿānī, *Al-Ansāb* (Hyderabad: Dāʾirat al-Maʿārif al-ʿUthmāniyya, 1962), 378/2.

[20] *Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ* (Beirut: Muʾassasat al-Risālah, 1985), 163/13.

[21] *Al-Fihrist li Ibn al-Nadīm*, 142-143.

[22] Abū al-Qāsim ʿAlī ibn al-Ḥasan Ibn ʿAsākir, *Tārīkh Dimashq*, 75/6.

[23] *Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ*, 162/13.

[24] Muḥammad Ḥamīdullāh, *Muqaddimah Ansāb al-Ashrāf* (Cairo: Dār al-Maʿārif, 1996), 5.

ہیں جو بذات خود ان کتابوں میں موجود نہیں، اس اعتبار سے انساب الاشراف ان مذکورہ کتب کے لئے تکمیلی مصدر کی حیثیت رکھتی ہے۔ڈاکٹر حمید اللہ مقدمہ انساب الاشراف میں لکھتے ہیں:

فکتاب البلاذري هذا مصدر لتکمیل ما لم یصل الینامن تلک الکتب[25]۔

بلاذری کی انساب الاشراف مذکورہ کتب کے لئے تکمیلی مصدر کی حیثیت رکھتی ہے۔اس میں مؤلف نے ایسی روایات اور آثار کو جمع کیا ہے جو دیگر مصادر میں دستیاب نہیں ہیں۔

امام بلاذری کے اساتذہ وشیوخ:

احمد بن یحیی بن جابر نے تحصیل علوم اور تالیف و تصنیف میں اپنی زندگی کا طویل حصہ بسر کیا۔اور اپنے زمانے میں حصول علم کے مروجہ طریقہ پر عمل کرتے ہوئے متعدد علمی مراکز کا سفر کیا۔ان علمی اسفار کے دوران انہوں نے متعدد کبار محدثین اور اساتذہ اور شیوخ سے استفادہ کیا۔ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں بلاذری کے شیوخ کے متعلق کافی تفصیل فراہم کی ہے۔انہوں نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ بلاذری نے حصول علم کے لئے اپنے وطن اصلی کے علاوہ دمشق حمص، عراق اور انطاکیہ کا سفر کیا، ابن عساکر نے اس ضمن میں بلاذری کے پچیس 25 شیوخ واساتذہ کا ذکر کیا ہے[26]۔

محمد جاسم مشھدانی کے مطابق بلاذری نے مذکورہ بلاد کے علاوہ بھی کئی دیگر ممالک کا سفر کیا اور وہاں کے محدثین اساتذہ سے کسب فیض کیا۔ان شہروں میں کوفہ بصرہ، واسط، مدائن او موصل شامل ہیں۔اس طرح مشھدانی نے بلاذری کے شیوخ واساتذہ کی فہرست میں اضافہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بلاذری نے مذکورہ بلاد کے علاوہ بھی کئی دیگر ممالک کا سفر کیا اور وہاں کے محدثین اساتذہ سے کسب فیض کیا۔ان شہروں میں کوفہ بصرہ، واسط، مدائن او موصل شامل ہیں۔اس طرح مشھدانی نے ابن عساکر کے ذکر کردہ پچیس شیوخ کے علاوہ 63 اساتذہ کا ذکر کیا ہے جن سے بلاذری نے سماع کیا۔مشھدانی نے وضاحت کی ہے کہ کس شہر میں بلاذری نے کن اساتذہ اور شیوخ سے سماع کیا[27]۔

روایات سیرت میں امام بلاذری کے ماخذ و مصادر:

امام احمد بن یحیی بلاذری نے بغداد، بصرہ، کوفہ، واسط، انطاکیہ اور دمشق کے کثیر علماء سے اکتساب فیض کیا۔انساب الاشراف میں بھی بلاذری کے اساتذہ و شیوخ کی ایک طویل فہرست ہے لیکن اس تحقیقی مضمون میں بلاذری کے صرف ان اساتذہ اور شیوخ کا ذکر کیا جارہا ہے جن سے بلاذری نے انساب الاشراف میں روایات سیرت نقل کی ہیں۔بلاذری نے انساب الاشراف میں انساب، تاریخ، سیرت، لغت کے آئمہ فن سے استفادہ کیا ہے۔ذیل میں انساب الاشراف میں روایات سیرت کے ضمن میں امام بلاذری کے اساتذہ وشیوخ کا مختصر تعارف پیش کیا جارہا ہے۔نیز آئمہ جرح و تعدیل کی آراء بھی ذکر کی گئی ہیں تاکہ یہ اندازہ لگایا جاسکے کہ بلاذری نے کس مرتبہ کے اساتذہ سے استفادہ کیا اس سے انساب الاشراف کی قدر واہمیت کا بھی تعین کیا جاسکے گا۔ان اساتذہ وشیوخ کے تذکرہ میں خاص طور پر اس بات کی تحقیق کی گئی ہے کہ انساب الاشراف میں بلاذری نے سیرت کے ضمن میں ان اساتذہ میں سے کس استاذ سے کتنی روایات نقل کی ہیں۔

---

[25] Muḥammad Ḥamīdullāh, *Muqaddimah Ansāb al-Ashrāf* (Cairo: Dār al-Maʿārif, 1996), 5.
[26] Abū al-Qāsim ʿAlī ibn al-Ḥasan Ibn ʿAsākir, *Tārīkh Dimashq*, 74/6.
[27] *Mawārid al-Balādhurī ʿan al-Usra al-Umawiyya*, 49-56/1.

1۔ محمد بن سعد (م:230ہجری)

ان کا پورا نام محمد بن سعد بن منیع زہری ابو عبد اللہ قرشی بصری ہے۔ حافظ ابن حجر نے ابن سعد کو کبار حفاظ حدیث اور ثقہ راویوں[28] میں شمار کیا ہے اور امام ذہبی نے آپ کو حافظ اور صدوق شمار کیا ہے[29]۔

انساب الاشراف میں امام احمد بن یحیی بلاذری نے سب سے زیادہ محمد بن سعد سے روایاتِ سیرت نقل کی ہیں۔ ابن سعد سے نقل کردہ روایات سیرت کی تعداد 202 ہے۔ محمد بن سعد کی روایات نقل کرتے وقت عام طور پر بلاذری پوری سند ذکر کرتے ہیں۔ البتہ بعض مقامات پر اختصار سے بھی کام لیتے ہیں۔ اختصار کی صورت میں عام طور پر بلاذری یوں لکھتے ہیں:

حدثني مُحَمَّد بن سعد عن الواقدي في إسناده

انساب الاشراف کے مطالعہ کے دوران یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ بعض اوقات بلاذری اپنے شیخ محمد ابن سعد صاحب طبقات کی روایات لیتے وقت ابن سعد کا نام حذف کر دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دو بدترین پڑوسیوں کے درمیان تھا۔ اس حدیث کو ابن سعد نے واقدی کے واسطے سے ابن ابی زناد سے روایت کیا ہے جب کہ بلاذری نے یہاں لکھا ہے:

روى ابن أبي الزناد، عن هشام بن عروة[30]

انساب الاشراف کے تحقیقی مطالعہ سے ایک اہم بات جو سامنے آتی ہیں وہ یہ ہے کہ بلاذری نے متعدد ایسی روایاتِ سیرت ابن سعد سے نقل کی ہیں۔ جو بذات خود طبقات ابن سعد میں موجود نہیں ہیں۔ اس اعتبار سے انساب الاشراف کو طبقات ابن سعد کے لئے تکمیلی مصدر کہا جا سکتا ہے۔

وہ روایات جو طبقات ابن سعد میں موجود نہیں ہیں"

نمبر شمار	عنوان	انساب الاشراف
1	نسب بني باشم بن عبد مناف	ج1، ص64
2	حفر بئر زمزم	ج1، ص75
3	دعاء رسول الله ﷺ (6 روایات)	ج1، ص105 تا 111
4	امر ابی جهل	ج1، ص114
5	العاص بن وائل	ج1، ص123
6	امر عقبه بن ابی معیط	ج1، ص129
7	ذکر المستضعفين من اصحاب رسول الله ﷺ	ج1، ص154 تا 168
8	اسماء من هاجر الى الحبشة من المسلمين	ج1، ص175

---

[28] Abū al-Faḍl Aḥmad ibn ʿAlī Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, *Tahdhīb al-Tahdhīb* (India: Dāʾirat al-Maʿārif al-Niẓāmiyya, 1326H), 182/9.

[29] Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ*, 61/9.

[30] *Ansāb al-Ashrāf*, 117/1.

9	امر الشعب و الصحيفة(2 روايات)	ج1، ص198،196
10	تسمية السبعين الذين بايعوا (4 روايات)	ج1، ص207 تا 214
11	معراج النبیﷺ(5 روايات)	ج1، ص218،217
12	غزاة الطائف (دو روايات)	ج1، ص311
13	امر رسول اللهﷺ حين بدئ	ج1، ص466
14	وفاة رسول اللهﷺ	ج1، ص469
15	غسل رسول اللهﷺو تكفينه و تدفينه(4 روايات)	ج1، ص471 تا 476
16	وفات ابی طالب	ج2، ص23
17	امر حكم بن العاص	ج4، ص147
18	اسلام ابی بکر رضی الله عنه	ج6، ص322

2۔عباس بن ہشام

ہشام بن محمد بن السائب کلبی کے بیٹے ہیں۔ مجہول الحال راوی ہیں۔امام بلاذری نے ہشام الکلبی کی روایات انہیں کے واسطے سے نقل کی ہیں۔عباس بن ہشام سے امام بلاذری نے سیرت سے متعلق کثرت سے روایات نقل کی ہیں۔ان کی روایات نقل کرتے وقت امام بلاذری کا اسلوب عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ وہ عباس بن ہشام کی مکمل سند ذکر کرتے ہیں۔بلاذری نے عباس بن ہشام کی درج ذیل سند سے روایات سیرت نقل کی ہیں۔

حدثني عباس بن هشام بن مُحَمَّد بن السائب الكلبي، عن أبيه، عن جده وغيره،

عباس بن ہشام سے بلاذری نے انساب الاشراف میں سیرت کی انتالیس(39)روایات نقل کی ہیں۔اس تعداد سے واضح ہوتا ہے کہ ابن سعد اور عمرو بن محمد الناقد کے بعد سب سے زیادہ بلاذری نے عباس بن ہشام پر اعتماد کیا ہے۔

3۔ابو اسحاق ابراہیم بن محمد السامی(م:231ھ)

ان کا پورا نام ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن عرعرہ بن البرند السامی بصری بغدادی ہے۔160ھ میں ولادت ہوئی۔ان کے والد امام بخاری کے اساتذہ میں ہیں[31]۔امام ذہبی نے ان کو الحافظ الصدوق لکھا ہے[32]۔ابو حاتم رازی نے انہیں صدوق قرار دیا ہے[33]۔انہوں نے جعفر بن سلیمان، ابو معشر براء، یوسف بن یزید البراء اور معتمر بن سلیمان سے روایت کیا۔ان سے ابو زرعہ، ابو حاتم، محمد بن اسحاق الصاغانی، ابو یعلی موصلی، امام مسلم اور امام نسائی نے روایت کیا[34]۔امام مسلم نے ان سے کتاب الصلوٰۃ، جنائز، زکاۃ، حج اور زہد و فضائل

[31] *Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ*, 480/11.

[32] *Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, *Tadhkirat al-Ḥuffāẓ*, 18/2.

[33] Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 130/2.

[34] *Al-Kāmil fī Asmāʾ al-Rijāl*, 171/3.

میں روایت کیا[35]۔ یحیی بن معین نے ان کو ثقہ اور معروف لکھا ہے نیز لکھا ہے کہ وہ ہر معاملہ میں دخل دیتے ہیں۔[36] امام بلاذری نے ابراہیم بن محمد السامی سے (03)روایات سیرت نقل کی ہیں۔

4۔ عمرو بن محمد الناقد (م:232ھ)

ان کا پورا نام عمرو بن محمد بن بکیر الناقد ابو عثمان بغدادی ہے[37]۔ ابو حاتم رازی لکھتے ہیں: ثقة امين وصدوق[38]

امام بخاری نے ان سے دس احادیث اور امام مسلم نے 332 احادیث روایت کیں۔ عمرو بن الناقد کا قول ہے:[39]

جب احمد بن حنبل کسی حدیث میں میری موافقت کر دیں تو مجھے کسی مخالفت کرنے والے کی کوئی پرواہ نہیں۔

عمرو الناقد نے اسحاق بن یوسف الازرق، ابن علیہ اور معتمر بن سلیمان سے روایت کیا۔ ان سے بخاری، مسلم، ابو داؤد اور عبد اللہ بن احمد بن حنبل جیسے شیوخ نے روایت کیا[40]۔ امام بلاذری نے عمرو بن محمد الناقد سے (54)روایات سیرت نقل کی ہیں۔

5۔ ابراہیم بن مسلم الخوارزمی

ابن حبان نے ابراہیم بن مسلم کو ثقہ راویوں میں شمار کیا ہے نیز لکھتے ہیں کہ یہ وکیع بن جراح سے روایت کرتے ہیں[41]۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں سیرت سے متعلق ایک روایت ابراہیم بن مسلم خوارزمی سے نقل کی ہے۔

6۔ احمد بن ابراہیم الدورقی (م:246ہجری)

ان کا پورا نام احمد بن ابراہیم بن کثیر العبدری البغدادی ہے۔ حافظ ابن حجر نے احمد بن ابراہیم الدورقی کو ثقہ اور حافظ رواۃ میں شمار کیا ہے[42]۔ ابو حاتم رازی نے انہیں صدوق کہا ہے[43]۔ امام ذہبی لکھتے ہیں: الحافظ الكبير المجود[44]

امام بلاذری نے انساب الاشراف میں احمد بن ابراہیم دورقی سے سیرت سے متعلق (25)روایات نقل کی ہیں۔

7۔ حسین بن اسود (م:254ہجری)

ان کا پورا نام ابو عبد اللہ حسین بن علی بن اسود العجلی الکوفی البغدادی ہے۔ ابو حاتم نے ان کو صدوق کہا ہے[45]۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں حسین بن علی بن اسود سے سیرت سے متعلق (27)روایات نقل کی ہیں۔

---

35 *Al-Maʿlim bi-Shuyūkh al-Bukhārī wa Muslim*, 84.

36 *Tadhhīb Tahdhīb al-Kāmil*, 265/1.

37 Muḥammad ibn Ḥibbān ibn Aḥmad, *Al-Thiqāt* (Hyderabad: Dā'irat al-Maʿārif al-ʿUthmāniyya, 1973), 487/8.

38 Abū Muḥammad ʿAbd al-Raḥmān ibn Muḥammad Al-Rāzī,*Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl* (Hyderabad: Majlis Dā'irat al-Maʿārif al-ʿUthmāniyya, 1952), 262/6.

39 Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 291/1.

40 *Al-Jāmiʿ li-ʿUlūm al-Imām Aḥmad*, 26/2.

41 Muḥammad ibn Ḥibbān ibn Aḥmad, *Al-Thiqāt*, 71/8.

42 *Tahdhīb al-Tahdhīb*, 10/1.

43 Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 39/2.

44 *Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, *Tadhkirat al-Ḥuffāẓ*, 68/2.

45 Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 56/3.

8۔خلف بن ہشام البزاز(م:229ہجری)

ان کا پورا نام خلف بن ہشام البزار ابو محمد المقری ہے۔ابن حجر نے خلف بن ہشام کو ثقہ راوی کہا ہے[46]۔

ابن حبان لکھتے ہیں: كَانَ من الْحفاظ المتقنين[47]

امام بلاذری نے انساب الاشراف میں خلف بن ہشام سے سیرت سے متعلق(13)روایات نقل کی ہیں۔

9۔سعدویہ(م:225ہجری)

ان کا پورا نام ابو عثمان سعید بن سلیمان بن کنانہ الضبی البزاز الواسطی ملقب بہ سعدویہ ہے۔ابن سعد، ابو حاتم اور امام ذہبی نے سعدویہ کو ثقہ قرار دیا ہے[48]۔امام بلاذری نے انساب الاشراف میں سعید بن سلیمان سعدویہ سے سیرت سے متعلق(6)روایات نقل کی ہیں۔

10۔شجاع بن مخلد(م:235ہجری)

ان کا پورا نام ابو الفضل شجاع بن مخلد الفلاس، البغوی البغدادی ہے۔ابو حاتم رازی اور ابن حبان نے شجاع بن مخلد کو ثقہ راویوں میں شامل کیا ہے[49]۔امام بلاذری نے انساب الاشراف میں شجاع بن مخلد سے سیرت سے متعلق(2)روایات نقل کی ہیں۔

11۔عبد الواحد بن غیاث(م:240ہجری)

ان کا پورا نام عبد الواحد بن غیاث المربدی، البصری، ابو بحر صیرفی ہے۔خطیب نے عبد الواحد بن غیاث کو ثقہ راویوں میں شمار کیا ہے اور ابوزرعہ نے عبد الواحد کو صدوق کہا ہے[50]۔ابن حبان نے انہیں الثقات میں ذکر کیا ہے[51]۔امام بلاذری نے انساب الاشراف میں عبد الواحد بن غیاث سے سیرت سے متعلق(14)روایات نقل کی ہیں۔

12۔عفان بن مسلم(م:220ہجری)

ان کا پورا نام ابو عثمان عفان بن مسلم بن عبد اللہ الصفار بصری ہے۔

ابن سعد عفان بن مسلم کے بارے میں لکھتے ہیں:

كَانَ ثِقَةً ثَبَتًا كَثِيرَ الْحَدِيثِ حُجَّةً[52]

ابو حاتم لکھتے ہیں: ثقة متقن متين[53]

امام بلاذری نے انساب الاشراف میں عفان بن مسلم سے سیرت سے متعلق(39)روایات نقل کی ہیں۔

---

[46]Abū al-Faḍl Aḥmad ibn ʿAlī Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, *Tahdhīb al-Tahdhīb* (India: Dā'irat al-Maʿārif al-Niẓāmiyya, 1326H), 156/3.

[47] Muḥammad ibn Ḥibbān ibn Aḥmad, *Al-Thiqāt* (Hyderabad: Dā'irat al-Maʿārif al-ʿUthmāniyya, 1973), 288/8.

[48] Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 26/4.

[49] Muḥammad ibn Ḥibbān ibn Aḥmad. *Al-Thiqāt*, 313/8.

[50] Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 23/6.

[51] Muḥammad ibn Ḥibbān ibn Aḥmad. *Al-Thiqāt* 426/8.

[52] *Al-Ṭabaqāt al-Kubrā*, 218/7.

[53] Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 30/7

13۔القاسم بن سلام(م:224ہجری)

ان کا پورانام قاسم بن سلام البغدادی ابوعبید ہے۔ قاسم بن سلام کو یحیٰ بن معین، دارقطنی اور ابوداؤد نے ثقہ راویوں میں شمار کیاہے۔ابوحاتم رازی نے انہیں صدوق کہاہے[54]۔

امام ذہبی قاسم بن سلام کاتعارف ان الفاظ میں کراتے ہیں:

الإِمَامُ، الحَافِظُ المجْتَهِدُ، ذُو الفُنُوْنِ أَبُو عُبَيْدٍ القَاسِمُ بنُ سَلاَّمٍ [55]

امام بلاذری نے انساب الاشراف میں قاسم بن سلام سے سیرت سے متعلق(14)روایات نقل کی ہیں۔

14۔محمد بن اسماعیل(م:258ہجری)

ان کا پورانام محمد بن اسماعیل بن البختری الحسانی ابوعبداللہ واسطی، بغدادی، الضریر ہے۔ امام ذہبی نے محمد بن اسماعیل کو ثقہ راوی شمار کیاہے۔ ابوحاتم رازی نے محمد بن اسماعیل کو صدوق راوی لکھاہے[56]۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں محمد بن اسماعیل واسطی سے سیرت سے متعلق(4)روایات نقل کی ہیں۔

15۔ہشام بن عمار(م:245ہجری)

ان کا پورانام ہشام بن عمار السلمی دمشقی ابوالولید ہے۔ابوحاتم رازی نے ہشام بن عمار کو صدوق قرار دیاہے[57]۔

امام ذہبی ان کاتعارف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

هشام بن عمار العلامة شيخ الإسلام أبو الوليد السلمي الدمشقي خطيب دمشق ومقرئها ومحدثها ومفتيها[58]

امام بلاذری نے انساب الاشراف میں ہشام بن عمار سے سیرت سے متعلق(35)روایات نقل کی ہیں۔

16۔وہب بن بقیہ(م:239ھ)

ان کا پورانام وہب بن بقیہ بن عثمان بن سابور بن عبید بن آدم واسطی ہے۔ابن حبان نے انہیں الثقات میں ذکر کیاہے[59]۔

17۔ولید بن صالح(م:200ھ)

ان کا پورانام ولید بن صالح النخاس، الضبی ابومحمد جزری ہے۔ ابوحاتم رازی اور دورقی نے ولید بن صالح کو ثقہ شمار کیاہے[60]۔احمد بن جنبل نے ان کو نماز بھولنے کی وجہ سے ترک کردیاہے[61]۔

---

[54] Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 111/7.

[55] *Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ*, 501/8.

[56] Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 190/7.

[57] Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 67/9.

[58] *Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, *Tadhkirat al-Ḥuffāẓ*, 29/2.

[59] Muḥammad ibn Ḥibbān ibn Aḥmad. *Al-Thiqāt* 229/9.

[60] Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 7/9.

[61] Abū al-Faḍl Aḥmad ibn ʿAlī Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, *Tahdhīb al-Tahdhīb* (India: Dāʾirat al-Maʿārif al-Niẓāmiyya, 1326H), 137/11.

ولید بن صالح کے تراجم میں انہیں قلیل الحدیث شمار کیا گیا ہے تراجم نگاروں کے مطابق ولید بن صالح نے جن اساتذہ و شیوخ سے روایت کیا ان میں واقدی کا نام نہیں ہے جب کہ انساب الاشراف میں بلاذری نے ولید بن صالح سے کثرت سے روایات نقل کی ہیں اور ان میں سے زیادہ تر روایات ولید بن صالح نے واقدی کی سند سے روایت کی ہیں۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں ولید بن صالح سے سیرت سے متعلق (38) روایات نقل کی ہیں۔

18۔ ابو صالح الفراء (م:230ہجری)

ان کا پورا نام محبوب بن موسی ابو صالح انطاکی الفراء ہے۔ ابن حبان نے الفراء کو ثقہ رواۃ میں ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

متقن فاضل[62]

امام بلاذری نے انساب الاشراف میں ابو صالح الفراء سے سیرت سے متعلق (4) روایات نقل کی ہیں۔

19۔ ابو النصر التمار (م:228ہجری)

ان کا نام عبد الملک بن عبد العزیز بن عبد الملک بن حارث بن زکوان بن یزید بن محمد بن عبد اللہ نسائی، دمشقی ہے۔ ابن حبان نے ابو النصر تمار کو ثقہ راوی شمار کیا ہے[63]۔ ابو حاتم رازی، نسائی ابو داؤد اور ابن سعد نے ان کو قابل اعتماد راوی شمار کیا ہے۔

ابن سعد لکھتے ہیں:

كان ثقة فاضلًا خيرًا ورعًا[64]

امام بلاذری نے انساب الاشراف میں ابو نصر التمار سے سیرت سے متعلق (2) روایات نقل کی ہیں۔

20۔ اسحاق بن ابی اسرائیل (م:245ہجری)

ان کا پورا نام اسحاق بن ابی اسرائیل المروزی ابو یعقوب بغدادی ہے۔ ابن حجر نے ان کو صدوق راوی کہا ہے لیکن قرآن میں وقف کی وجہ سے ان میں کلام کیا ہے[65]۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں اسحاق بن ابی اسرائیل سے سیرت سے متعلق (9) روایات نقل کی ہیں۔

21۔ حفص بن عمر (م:246 ہجری)

ان کا پورا نام حفص بن عمر بن عبد العزیز بن حبان ہے۔ ابو حاتم نے حفص بن عمر کو صدوق رواۃ میں لکھا ہے اور ابن سعد نے لکھا ہے کہ حفص بن عمر قرآن اور تفسیر قرآن کے ایک بڑے عالم تھے[66]۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں حفص بن عمر سے سیرت سے متعلق (5) روایات نقل کی ہیں۔

22۔ سریج بن یونس (م:235ہجری)

ان کا پورا نام سریج بن یونس بن ابراہیم بغدادی ابو الحارث ہے۔ ابو حاتم رازی اور یحیی بن معین نے سریج بن یونس کو ثقہ راویوں میں شمار کیا ہے[67]۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں سریج بن یونس سے سیرت سے متعلق (6) روایات نقل کی ہیں۔

---

[62] Ibn Ḥibbān, *Al-Thiqāt*, 205/9.
[63] Ibn Ḥibbān, *Al-Thiqāt*, 390/8.
[64] Ibn Sa‘d, *Al-Ṭabaqāt al-Kubrā*, 245/7.
[65] Ibn Ḥajar al-‘Asqalānī, *Tahdhīb al-Tahdhīb*, 224/1.
[66] Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Ta‘dīl*, 184/3.

23۔ شیبان بن فروخ(م:236ہجری)

ان کا پورا نام شیبان بن ابی شیبہ فروخ ابو محمد ہے۔ابوزرعہ نے شیبان کو صدوق لکھا ہے اور امام ذہبی نے ان کو مشہور ثقہ راوی لکھا ہے۔امام ذہبی لکھتے ہیں: الإمام الثقة محدث البصرة[68]۔

امام بلاذری نے شیبان بن فروخ سے انساب الاشراف میں سیرت سے متعلق(4)روایات نقل کی ہیں۔

24۔ عبید اللہ بن معاذ(م:237ہجری)

ان کا پورا نام عبید اللہ بن معاذ بن معاذ بن نصر بن حسان عنبری بصری ہے۔ابو حاتم رازی، ابن قانع اوار ابن حبان نے عبید اللہ بن معاذ کو ثقہ راویوں میں شمار کیا ہے[69]۔

امام بلاذری نے انساب الاشراف میں عبید اللہ بن معاذ سے سیرت سے متعلق(4)روایات نقل کی ہیں۔

25۔ علی بن عبد اللہ المدینی(م:234ھ)

ان کا پورا نام ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن جعفر بن نجیح بصری المعروف بابن المدینی ہے۔حافظ ذہبی نے انہیں امیر المومنین فی الحدیث کہا ہے[70]۔امام بلاذری نے انساب الاشراف میں علی بن عبد اللہ مدینی سے سیرت سے متعلق(16)روایات نقل کی ہیں۔

26۔ محمد بن حاتم بن میمون السمین(م:235ہجری)

ان کا پورا نام محمد بن حاتم بن میمون بغدادی ابو عبد اللہ مروزی ہے۔ابن عدی، ذہبی اور دار قطنی نے محمد بن حاتم کو ثقہ راوی تصور کیا ہے[71]۔ابن حبان نے انہیں ثقات میں ذکر کیا ہے[72]۔امام بلاذری نے انساب الاشراف میں محمد ابن حاتم سے سیرت سے متعلق (25)روایات نقل کی ہیں۔

27۔ مصعب بن عبد اللہ زبیری(م:236ہجری)

ان کا پورا نام ابو عبد اللہ مصعب بن عبد اللہ بن مصعب بن ثابت بن عبد اللہ بن الزبیر بن العوام الزبیری ہے۔دار قطنی انہیں ثقہ کہا ہے اور ابن حبان نے انہیں ثقات میں ذکر کیا ہے[73]۔

امام بلاذری نے انساب الاشراف میں مصعب بن عبد اللہ زبیری سے سیرت سے متعلق تین(3)روایات نقل کی ہیں۔

28۔ ابو ایوب المؤدب(240ھ سے قبل وفات پائی)

ان کا پورا نام ابو ایوب سلیمان بن عبد اللہ انصاری الرقی ہے۔ابو حاتم نے کہا ہے کہ ان سے اچھا اور بہتر صدوق فی الحدیث کوئی نہیں ہے اور ابن حبان نے آپ کو ثقہ لکھا ہے[74]۔

---

[67] Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 305/4.

[68] Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 357/6.

[69] Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 335/5.

[70] Al-Dhahabī, *Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ*, 104/9.

[71] *Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, *Tadhkirat al-Ḥuffāẓ*, 33/2.

[72] Ibn Ḥibbān, *Al-Thiqāt*, 86/9.

[73] Ibn Ḥibbān, *Al-Thiqāt*, 175/9.

[74] Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 127/4.

امام بلاذری نے انساب الاشراف میں ابو ایوب سلیمان بن عبد اللہ المؤدب سے سیرت سے متعلق (4) روایات نقل کی ہیں۔

29۔ابو الربیع الزہرانی (م:234ہجری)

ان کا پورا نام سلیمان بن داؤد العتکی ابو الربیع زہرانی بصری ہے۔ یحیی بن معین، ابو زرعہ اور ابو حاتم رازی نے آپ کو ثقہ اور صدوق قرار دیا ہے[75]۔امام بلاذری نے انساب الاشراف میں ابو الربیع زہرانی سے سیرت سے متعلق (5) روایات نقل کی ہیں۔

30۔ابو موسی ہروی (م:233ھ)

ان کا پورا نام ابو موسی اسحاق بن ابراہیم ہروی بغدادی ہے۔یحیی بن معین نے ابو موسی کو ثقہ لکھا ہے[76]۔امام بلاذری نے ابو موسی ہروی سے انساب الاشراف میں سیرت سے متعلق () روایات نقل کی ہیں البتہ انساب الاشراف کے تمام مطبوعہ نسخوں میں ابو موسی اسحاق ہروی کو فروی لکھا گیا ہے۔

31۔زہیر بن حرب (م:234ھ)

ان کا پورا نام ابو خیثمہ زہیر بن حرب نسائی بغدادی ہے۔ابو حاتم نے انہیں صدوق قرار دیا ہے[77]۔امام بلاذری نے انساب الاشراف میں زہیر بن حرب سے سیرت کے متعلق (3) روایات نقل کی ہیں۔

32۔روح بن عبد المومن (م:233ھ)

ان کا پورا نام روح بن عبد المومن ابو الحسن بصری ہے۔حافظ ذہبی اور ابن حبان نے انہیں ثقہ راویوں میں شمار کیا ہے، ابو حاتم نے انہیں صدوق کہا ہے[78]۔ اور بخاری نے اپنی صحیح میں ان سے روایت کیا ہے۔امام بلاذری نے روح بن عبد المومن سے انساب الاشراف میں سیرت سے متعلق (30) روایات نقل کی ہیں۔

33۔عبد الاعلی بن حماد النرسی (م:239ھ یا 237ھ)

ان کا پورا نام عبد الاعلی بن حماد نصر نرسی باہلی ہے۔ابو حاتم اور ابن حبان نے انہیں ثقہ راویوں میں شمار کیا ہے[79]۔امام بلاذری نے انساب الاشراف میں عبد الاعلی بن حماد النرسی سے سیرت سے متعلق فقط ایک روایت نقل کی ہے۔

34۔عبد اللہ بن صالح (م:211ھ)

ان کا پورا نام عبد اللہ بن صالح بن مسلم العجلی الکوفی المقری ہے۔ابن حبان نے انہیں مستقیم الحدیث کہا ہے۔ابو حاتم رازی نے صدوق کہا ہے[80]۔امام بلاذری نے انساب الاشراف میں عبد اللہ بن صالح العجلی سے سیرت سے متعلق (8) روایات نقل کی ہیں۔

35۔علی الاثرم (م:232)

ان کا پورا نام علی بن مغیرہ اثرم ابو الحسن ہے۔نحو اور لغت کے امام تھے۔زرکلی لکھتے ہیں:

عالم بالعربية والحديث[81]

---

[75] Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 113/4.

[76] Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 211/2.

[77] Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 591/3.

[78] Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 499/3.

[79] Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 29/6.

[80] Al-Dhahabī, *Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ*, 449/8.

36۔ابوالحسن علی مدائنی(م:235)

ان کا پورانام علی بن محمد بن عبداللہ بن ابی سیف المدائنی ابوالحسن ہے۔امام ذہبی لکھتے ہیں:

كَانَ عجبًا فِي مَعْرِفَةِ السِّيَرِ، وَالمغَازِي وَالأَنسَابِ، وَأَيَّامِ العَرَب[82]

امام بلاذری نے انساب الاشراف میں ابوالحسن علی مدائنی سے سیرت سے متعلق(39)روایات نقل کی ہیں۔

37۔ محمد بن خالد الطحان(م:240ھ)

ان کا پورانام محمد بن خالد بن عبداللہ الطحان ہے۔ابو حاتم رازی نے ان کے متعلق یحیی بن معین کا قول نقل کیا ہے: ذاك رجل سوء كذاب[83]

انساب الاشراف میں امام بلاذری نے محمد بن خالد الطحان سے سیرت سے متعلق فقط دو روایات نقل کی ہیں۔

38۔ محمد بن الصباح البزاز(م:227ھ)

ان کا پورانام محمد بن الصباح البزاز ابو جعفر بغدادی دولابی ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں ثقہ ہیں[84]۔ ذہبی کہتے ہیں ثقہ ہیں حافظ ہیں[85]۔امام بلاذری نے انساب الاشراف میں محمد بن الصباح سے سیرت کے متعلق (8)روایات نقل کی ہیں۔

39۔ہدبہ بن خالد(م:236ھ)

ان کا پورانام ہدبہ بن خالد بن الاسود بصری ابو خالد ہے۔ابو حاتم رازی نے صدوق کہا ہے[86]۔ابن حبان نے ثقہ راویوں میں شمار کیا[87]۔امام بلاذری نے انساب الاشراف میں ہدبہ بن خالد سے سیرت کے متعلق (8)روایات نقل کی ہیں۔

40۔یحیی بن معین(م:233ھ)

ان کا پورانام یحیی بن معین بن عون ابوزکریا بغدادی ہے۔امام ذہبی ان کا تعارف یوں کراتے ہیں:

هُوَ الإِمَامُ الحَافِظُ الجِهْبَذُ، شَيْخُ المحَدِّثِيْنَ[88]

امام بلاذری نے انساب الاشراف میں یحیی بن معین سے سیرت سے متعلق(2)روایات نقل کی ہیں۔

41۔یعقوب بن ابراہیم(م:252ھ)

ان کا پورانام یعقوب بن ابراہیم بن کثیر دورقی ہے۔ابو حاتم رازی نے انہیں صدوق قرار دیا ہے[89]۔امام بلاذری نے انساب الاشراف میں یعقوب بن ابراہیم دورقی سے سیرت سے متعلق ایک روایت نقل کی ہے۔

---

[81] Khayr al-Dīn Al-Zarkali, *Al-Aʿlām* (Beirut: Dār al-ʿIlm lil-Malāyīn, 2002), 23/5.

[82] Al-Dhahabī, *Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ*, 446/8.

[83] Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 243/7.

[84] Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 289/7.

[85] *Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, *Tadhkirat al-Ḥuffāẓ*, 23/2.

[86] Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 114/9.

[87] Ibn Ḥibbān, *Al-Thiqāt*, 246/9.

[88] Al-Dhahabī, *Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ*, 123/9.

[89] Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 202/9.

42۔ محمد بن مصفی الحمصی (م:246ھ)

ان کا پورا نام ابو عبد اللہ قرشی حمصی محمد بن مصفی ابن بہلول ہے[90]۔ ابو حاتم رازی نے انہیں صدوق قرار دیا ہے[91]۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں محمد بن مصفی حمصی سے سیرت سے متعلق (5) روایات نقل کی ہیں۔

43۔ وکیع بن الجراح (م:197ھ)

ان کا پورا نام وکیع بن الجراح بن ملیح بن عدی الرواسی ہے۔ امام احمد بن حنبل ان کے بارے میں کہتے ہیں:

مَا رَأَيْتُ أَحَداً أَوعَى لِلْعِلمِ وَلاَ أَحْفَظَ مِنْ وَكِيْعٍ[92]

ابن سعد ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

کان ثقة مأمونا عالما رفیعا کثیر الحدیث حجة[93]

امام بلاذری نے انساب الاشراف میں وکیع بن جراح سے سیرت سے متعلق ایک روایت نقل کی ہے۔ وکیع بن الجراح سے امام بلاذری کا روایت کرنا امام بلاذری کے سن ولادت کا تعین کرنے میں مددگار ہے جس کا تذکرہ امام بلاذری کے حالات زندگی کے ضمن میں کیا جا چکا ہے۔

44۔ ابو حسان الزیادی (م:242ھ)

ان کا پورا نام حسن بن عثمان بن حماد ہے۔ خطیب بغدادی لکھتے ہیں کہ یہ واقدی کے کبار اصحاب میں سے تھے[94]۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں ابو حسان الزیادی سے سیرت سے متعلق دو روایات نقل کی ہیں۔

45۔ ابو عبد اللہ محمد بن سلام جمحی (م:232ھ)

ان کا نام ابو عبد اللہ محمد بن سلام جمحی ہے۔ حافظ ذہبی ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

كَانَ عَالِماً, أَخْبَارِيّاً, أَدِيْباً, بَارِعاً[95]

امام بلاذری نے انساب الاشراف میں محمد بن سلام جمحی سے سیرت سے متعلق ایک روایت نقل کی ہے۔

46۔ عمر بن بکیر

عمر بن بکیر کے بارے میں جلال الدین سیوطی بغیۃ الوعاۃ میں لکھتے ہیں:

قَالَ یاقوت: كَانَ نحویا أخباریا، راویة ناسبا [96]

امام بلاذری نے انساب الاشراف میں عمر بن بکیر سے سیرت سے متعلق دو روایات نقل کی ہیں۔

---

[90] Al-Dhahabī, *Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ*, 479/9.

[91] Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 104/8.

[92] Al-Dhahabī, *Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ*, 140/9.

[93] Ibn Saʿd, *Al-Ṭabaqāt al-Kubrā*, 365/6.

[94] Khaṭīb al-Baghdādī, *Tārīkh Baghdād*, (Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 2002), 339/8.

[95] Al-Dhahabī, *Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ*, 52/9.

[96] Jalāl al-Dīn Al-Suyūṭī, *Bughyat al-Wuʿāt* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 1992), 217/2.

48۔ حماد بن اسحاق (م:267ھ)

ان کا پورا نام ابو اسماعیل حماد بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد ازدی بغدادی ہے۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں حماد بن اسحاق سے سیرت سے متعلق ایک روایت نقل کی ہے۔

49۔ یوسف بن موسی القطان (م:253ھ)

ان کا پورا نام ابو یعقوب یوسف بن موسی بن راشد القطان ہے۔ ابو حاتم رازی نے انہیں صدوق قرار دیا ہے[97]۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں یعقوب بن ابراہیم دورقی سے سیرت سے متعلق (5) روایات نقل کی ہیں۔

50۔ زبیر بن بکار (م:257ھ)

ان کا پورا نام زبیر بن بکار بن عبد اللہ بن مصعب ہے۔ خطیب بغدادی ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

كَانَ ثقة ثبتا عالما بالنسب، عارفا بأخبار المتقدمين، ومآثر الماضين[98]

امام بلاذری نے انساب الاشراف میں یعقوب بن ابراہیم دورقی سے سیرت سے متعلق (3) روایات نقل کی ہیں۔

51۔ ابو بکر الاعین (م:240ھ)

ان کا پورا نام محمد بن الحسن بن طریف بغدادی ہے۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں ابو بکر الاعین سے سیرت سے متعلق (11) روایات نقل کی ہیں۔

52۔ عمر بن شبہ (م:262ھ)

ان کا پورا نام ابو زید عمر بن شبہ بن عبدہ بن زید بن رائطہ نمیری بصری ہے۔ ابو حاتم رازی نے انہیں صدوق کہا ہے[99]۔ امام ذہبی ان کے بارے میں لکھتے ہیں: الحافظ العلامة الأخبارى الثقة[100]

امام بلاذری نے انساب الاشراف میں عمر بن شبہ نمیری سے سیرت سے متعلق (5) روایات نقل کی ہیں۔

53۔ سفیان بن وکیع

ان کا پورا نام سفیان بن وکیع بن الجراح بن ملیح ہے۔ امام ذہبی ان کے بارے میں لکھتے ہیں: الحافظ بن الحافظ محدث الكوفة[101]

54۔ خلف بن سالم (م:231ھ)

ان کا پورا نام ابو محمد خلف بن سالم مخرمی بغدادی ہے۔ ابو حاتم نے ثقہ لکھا ہے[102]۔ ذہبی نے الحافظ المجود لکھا ہے[103]۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں خلف ابن سالم مخرمی سے سیرت سے متعلق ایک روایت نقل کی ہے۔

---

97 Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 231/9.

98 Khaṭīb al-Baghdādī, *Tārīkh Baghdād*, 469/8.

99 Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 116/6.

100 *Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, *Tadhkirat al-Ḥuffāẓ*, 77/2.

101 Al-Dhahabī, *Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ*, 512/9.

102 Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 371/3.

55۔ حسن بن عرفہ (م:257ھ)

ان کا پورانام حسن بن عرفہ بن یزید بغدادی ہے۔ امام ذہبی نے انہیں ثقہ راویوں میں شمار کیا ہے[104]۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں حسن بن عرفہ سے سیرت سے متعلق (2) روایات نقل کی ہیں۔

56۔ ہوذہ بن خلیفہ (م:216ھ)

ان کا پورانام ابو الاشہب ہوذہ بن خلیفہ بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بصری ہے[105]۔ ابو حاتم رازی نے انہیں صدوق قرار دیا ہے[106]۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں ہوذہ بن خلیفہ سے سیرت سے متعلق (2) روایات نقل کی ہیں۔

57۔ ابو الصلت ہروی (م:236ھ)

ان کا پورا نام ابو الصلت عبد السلام بن صالح ہروی ہے[107]۔ ابو حاتم نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے[108]۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں ابو الصلت ہروی سے سیرت سے متعلق ایک روایت نقل کی ہے۔

58۔ ابو احمد المؤدب (م:213ھ)

ان کا پورانام ابو احمد حسین بن محمد بن بہرام المؤدب ہے۔ حافظ ذہبی نے انہیں حافظ اور ثقہ قرار دیا ہے[109]۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں ابو احمد المؤدب سے سیرت سے متعلق (2) روایات نقل کی ہیں۔

59۔ یعلی بن عبید (م:209ھ)

ان کا پورا نام ابو یوسف یعلی بن عبید بن ابی امیہ طنافسی ہے۔ ابو حاتم نے انہیں صدوق قرار دیا ہے[110]۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں یعلی بن عبید سے سیرت کے باب میں فقط ایک روایت نقل کی ہے۔

60۔ عبید اللہ بن عمر القواریری (م:235ھ)

ان کا پورانام ابو سعید عبید اللہ بن عمر بن میسرہ القواریری بصری ہے۔ ابو حاتم نے انہیں صدوق قرار دیا ہے[111]۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں عبید اللہ بن عمر قواریری سے سیرت کے باب میں فقط تین روایات نقل کی ہیں۔

61۔ علی بن حماد بن السکن

ان کا پورا نام ابو البزار علی بن حماد بن السکن ہے۔ خطیب بغدادی نے دار قطنی کا قول نقل کیا ہے کہ یہ متروک راوی ہیں[112]۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں علی بن حماد سے سیرت کے باب میں فقط ایک روایت نقل کی ہے۔

---

[103] *Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, *Tadhkirat al-Ḥuffāẓ*, 51/2.
[104] *Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ*, 427/9.
[105] Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ*, 293/8.
[106] Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 119/9.
[107] Al-Dhahabī, *Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ*, 315/12.
[108] Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 48/6.
[109] *Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ*, 345/8.
[110] Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 305/9.
[111] Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 327/5.
[112] Khaṭīb al-Baghdādī, *Tārīkh Baghdād*, 366/13.

62۔ محمد بن عرعرہ(م:213ھ)

ان پورانام محمد بن عرعرہ بن البرند قرشی السامی بصری ہے۔ابن حبان نے انہیں ثقات میں ذکر کیا ہے[113]۔امام بلاذری نے انساب الاشراف میں محمد بن عرعرہ سے سیرت کے باب میں فقط ایک روایت نقل کی ہے۔

63۔ محمد بن حیان(م:227ھ)

ان کا پورانام ابو الاحوص محمد بن حیان ہے۔ابن حبان نے انہیں ثقات میں ذکر کیا ہے[114]۔امام بلاذری نے انساب الاشراف میں محمد بن حیان سے سیرت کے باب میں فقط دو روایات نقل کی ہیں۔

64۔ محمد بن وکیع

محمد بن وکیع کو ابو حاتم نے مجہول راوی کہا ہے[115]۔امام بلاذری نے محمد بن وکیع سے سیرت کے باب میں فقط ایک روایت نقل کی ہے۔

65۔ العقوی الدلال البصری(م:208ھ)

ان کا پورانام سہل بن حماد عقوی دلال بصری ہے۔ابن حجر نے عقوی کی بجائے عنقزی لکھا ہے جبکہ ابو حاتم رازی نے عقوی لکھا ہے۔ابو حاتم لکھتے ہیں کہ یہ صالح الحدیث راوی ہیں[116]۔بلاذری نے سہل بن حماد عقوی دلال بصری سے سیرت سے متعلق فقط ایک روایت نقل کی ہے۔اس روایت کا تعلق حضرت عائشہ کے نکاح کے باب سے ہے۔

66۔ بشر بن ولید(م:238ھ)

ان کا پورانام ابو الولید بشر بن ولید بن خالد کندی حنفی ہے۔امام ذہبی ان کا تعارف یوں کراتے ہیں:

الإِمَامُ, العَلاَّمَةُ, المحَدِّثُ، الصَّادِقُ[117]

امام بلاذری نے انساب الاشراف میں بشر بن ولید سے سیرت سے متعلق دو روایت نقل کی ہیں۔

67۔ محمد بن زیاد بن الاعرابی(م:231ھ)

ان کا پورانام ابو عبد اللہ محمد بن زیاد بن الاعرابی ہے۔لغت کے امام اور ماہر انساب ہیں[118]۔خطیب بغدادی ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ ثقہ راوی ہیں[119]۔امام بلاذری نے ابن زیاد سے انساب الاشراف میں سیرت سے متعلق ایک روایت نقل کی ہے۔

68۔ ابو بکر ابن ابی شیبہ(م:235ھ)

ان کا پورانام ابو بکر عبد اللہ بن ابی شیبہ ہے۔ابو حاتم رازی نے ان کو صدوق قرار دیا ہے[120]۔انساب الاشراف میں بلاذری نے ابو بکر بن ابی شیبہ سے سیرت سے متعلق 15 روایات نقل کی ہیں۔

---

113 Ibn Ḥibbān, *Al-Thiqāt*, 69/9.

114 Ibn Ḥibbān, *Al-Thiqāt*, 73/9.

115 Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 114/8.

116 Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, *Tahdhīb al-Tahdhīb, 249/4.

117 *Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ*, 66/9.

118 *Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ*, 75/9.

119 Khaṭīb al-Baghdādī, *Tārīkh Baghdād*, 201/3.

120 Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 160/5.

69۔ عبد الرحمن بن صالح ازدی(م:235ھ)

ان کا نام ابو محمد عبد الرحمن صالح ازدی بغدادی ہے۔ ابو حاتم رازی نے انہیں صدوق قرار دیا ہے[121]۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں سیرت کے متعلق عبد الرحمن بن صالح ازدی سے فقط دو روایت نقل کی ہیں۔

70۔ عبد اللہ بن ابی امیہ

عبد اللہ بن ابی امیہ کے متعلق تراجم نگاروں کے ہاں معلومات میسر نہیں ہیں البتہ المتفق والمفترق میں خطیب بغدادی کے مطابق ان کا نام ابو عمرو عبد اللہ بن امیہ بصری ہے۔ امام بلاذری نے ان سے سماع کیا اور انساب الاشراف میں عبد اللہ بن ابی امیہ سے سیرت سے متعلق آٹھ روایت نقل کی ہیں۔ عبد اللہ بن ابی امیہ سے امام بلاذری کا روایت نقل کرنے کا اسلوب اور سند یہ ہے۔

حدثنا عبد الله بن أبي أمية البصري، ثنا حماد بن سلمة عن عبيد الله بن عمر عن نافع

حدثني عبد الله بن أبي أمية أبو عمرو، ثنا إبراهيم بن سعد، عن ابن إسحاق عن الزهري

71۔ عباس بن حاتم بزاز(م:271ھ)

ان کا پورا نام عباس بن محمد بن حاتم بن واقد الدوری البغدادی ہے۔ حافظ ذہبی ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

الإِمَامُ الحَافِظُ الثِّقَةُ النَّاقِد

ذہبی کہتے ہیں کہ سنن اربعہ کے مؤلفین نے ان سے روایت کیا[122]۔ امام بلاذری نے عباس بن حاتم سے انساب الاشراف میں سیرت سے متعلق دو روایت نقل کی ہیں۔

72۔ عبد الملک بن محمد(م:276ھ)

ان کا پورا نام ابو قلابہ عبد الملک بن محمد بن عبد اللہ الرقاشی بصری ہے۔ ابن حبان نے انہیں ثقات میں ذکر کیا ہے[123]۔ حافظ ذہبی نے محمد بن جریر کا قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے عبد الملک بن محمد بصری کے متعلق کہا:

ما رأيت أحفظ من أبي قلابة[124] میں نے ابو قلابہ سے بڑھ کر حافظ حدیث نہیں دیکھا۔

73۔ ابراہیم بن غیاث

مجہول الحال ہیں تراجم نگاروں کے ہاں ان کے بارے میں معلومات میسر نہیں ہیں۔ خطیب بغدادی نے فقط ان کا نام لکھا ہے اور ان کی سند سے چند روایات ذکر کی ہیں[125]۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں سیرت سے متعلق فقط ایک روایت نقل کی ہے۔

74۔ بکر بن ہیثم

بکر بن ہیثم کے بارے میں تراجم نگار خاموش ہیں۔ امام بلاذری نے بکر بن ہیثم سے انساب الاشراف کی طرح فتوح البلدان میں بھی روایات نقل کی ہیں۔ انساب الاشراف میں امام بلاذری نے بکر بن ہیثم سے سیرت سے متعلق (34) روایات نقل کی ہیں۔

---

[121] Abū Ḥātim al-Rāzī, *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl*, 246/5.

[122] *Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, *Tadhkirat al-Ḥuffāẓ*, 119/2.

[123] Ibn Ḥibbān, *Al-Thiqāt*, 391/8.

[124] *Shams al-Dīn Abū ʿAbdullāh Al-Dhahabī, *Tadhkirat al-Ḥuffāẓ*, 120/2.

[125] Khaṭīb al-Baghdādī, *Tārīkh Baghdād*, 64/7.

75۔ احمد بن ہشام بن بہرام (م:241ھ تا250ھ)

ان کا پورا نام ابو عبد اللہ احمد بن ہشام بن بہرام المدائنی ہے۔ خطیب بغدادی لکھتے ہیں کہ یہ ثقہ راوی ہیں[126]۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں احمد بن ہشام بن بہرام سے سیرت کے باب میں (16) روایات نقل کی ہیں۔

76۔ عثمان بن ابی شیبہ (م:237ھ)

ان کا پورا نام ابو الحسن عثمان بن محمد بن ابی شیبہ عبسی کوفی ہے۔ یہ ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ کے بھائی ہیں۔ ابو حاتم نے انہیں صدوق قرار دیا اور ابن حبان نے انہیں ثقات میں ذکر کیا ہے[127]۔ انساب الاشراف میں امام بلاذری نے عثمان بن ابی شیبہ سے سیرت سے متعلق فقط ایک روایت نقل کی ہے۔

77۔ محمد بن ابان (238ھ)

ان کا پورا نام محمد بن ابان بن عمران الطحان الواسطی ہے۔ ابن حبان نے الثقات میں انہیں ذکر کیا ہے[128]۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں محمد بن ابان الطحان سے سیرت سے متعلق (2) روایات نقل کی ہیں۔

78۔ عمر بن عبد الرحمن

امام بلاذری نے انساب الاشراف میں سیرت سے متعلق فقط ایک روایت نقل کی ہے۔

79۔ بسام الحمال (231ھ تا240ھ)

ان کا اصل نام بسام بن یزید النقال الکیال ہے۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ انہوں نے حماد بن سلمہ سے روایت کیا۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں ان سے اخذ روایت کرتے ہوئے لکھا ہے:

حدثني بسام الحمال حدثنا حماد بن سلمة عن علي بن زيد

امام بلاذری نے بھی ان کی سند میں حماد بن سلمہ کا نام لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بسام الحمال ہی اصل میں بسام بن یزید النقال ہیں۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں بسام الحمال سے (2) روایات سیرت نقل کی ہیں۔

80۔ جعفر بن عمر

امام بلاذری نے انساب الاشراف میں سیرت سے متعلق فقط ایک روایت نقل کی ہے۔

81۔ عمرو بن حماد بن ابی حنیفہ

امام بلاذری نے عمرو بن حماد بن ابی حنیفہ سے انساب الاشراف میں سیرت سے متعلق فقط ایک روایت نقل کی ہے۔

82۔ مظفر بن مرجا

مظفر بن مرجا مجہول الحال راوی ہیں ابن عساکر لکھتے ہیں کہ انہوں نے دمشق میں ہشام بن عمار اور ابو زید غسانی سے سماع کیا نیز احمد بن یحیی بلاذری اور ابو بکر محمد بن ادریس نے ان سے روایت کیا[129]۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں (8) روایات سیرت نقل کی ہیں۔

---

[126] Khaṭīb al-Baghdādī, *Tārīkh Baghdād*, 435/6.
[127] *Al-Jarḥ wa al-Taʿdīl, 166/6.
[128] *Al-Thiqāt*, 87/9.

83۔ علی بن ابراہیم السواق

امام بلاذری نے انساب الاشراف میں سیرت سے متعلق فقط ایک روایت نقل کی ہے۔

84۔ ابو مسعود القتات کوفی

امام بلاذری نے انساب الاشراف میں (6) روایات سیرت نقل کی ہیں۔

85۔ الواقد

امام بلاذری نے انساب الاشراف میں سیرت سے متعلق فقط ایک روایت نقل کی ہے۔

حدثني الواقد عن الواقدي عن عبد الله بن جعفر عن رجل عن أبي بكر بن حزم

86۔ ابو محمد التوزی النحوی (م:233ھ)

ان کا پورا نام عبد اللہ بن محمد ابو محمد التوزی بصری ہے۔ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں کہ یہ اکابر آئمہ لغت میں سے تھے[130]۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں ابو محمد التوزی النحوی سے سیرت کے متعلق فقط ایک روایت نقل کی ہے۔

امام بلاذری کے مذکورہ بالا اساتذہ و شیوخ کا تعلق علم کی مختلف انواع سے ہے۔ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں ہر فن کے جید اساتذہ سے استفادہ کیا ہے۔ مقالہ ہذا میں امام بلاذری کے فقط ان اساتذہ کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے جن سے امام بلاذری نے انساب الاشراف میں سیرت کے ضمن میں استفادہ کیا ہے۔ ان 86 چھیاسی اساتذہ کے علاوہ امام بلاذری نے انساب الاشراف میں دیگر موضوعات مثلاً انساب، تاریخ، لغت، نحو وغیرھا کے ماہرین سے بھی استفادہ کیا ہے۔

خلاصہ:

انساب الاشراف، احمد بن یحییٰ بن جابر البلاذری، ایک مسلم مؤرخ، کی اہم کتاب ہے جو تیسری ہجری صدی میں لکھی گئی۔ یہ کتاب نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی کے بارے میں مستند معلومات فراہم کرتی ہے اور تاریخ کو نسب کے انداز میں بیان کرتی ہے۔ اس مقالہ میں البلاذری کی زندگی، کام اور خاص طور پر ان کے سیرت کے ماخذوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ انساب الاشراف میں موجود سیرت کے بنیادی اور ثانوی ماخذوں کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

انساب الاشراف میں امام احمد بن یحیی بلاذری نے سب سے زیادہ محمد بن سعد سے روایاتِ سیرت نقل کی ہیں۔ ابن سعد سے نقل کردہ روایات سیرت کی تعداد 202 ہے۔ انساب الاشراف کے مطالعہ کے دوران یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ بعض اوقات بلاذری اپنے شیخ محمد ابن سعد صاحب طبقات کی روایات لیتے وقت ابن سعد کا نام حذف کر دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دو بدترین پڑوسیوں کے درمیان تھا۔ اس حدیث کو ابن سعد نے واقدی کے واسطے سے ابن ابی زناد سے روایت کیا ہے جب کہ بلاذری نے یہاں لکھا ہے:

روى ابن أبي الزناد، عن هشام بن عروة[131]

---

[129] Ibn ʿAsākir, *Tārīkh Dimashq*, 379/58.

[130] Jalāl al-Dīn Al-Suyūṭī, *Bughyat al-Wuʿāt* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 1992), 61/2.

[131] *Ansāb al-Ashrāf*, 117/1.

انساب الاشراف کے تحقیقی مطالعہ سے ایک اہم بات جو سامنے آتی ہیں وہ یہ ہے کہ بلاذری نے متعدد ایسی روایاتِ سیرت ابن سعد سے نقل کی ہیں۔ جو بذات خود طبقات ابن سعد میں موجود نہیں ہیں۔ اس اعتبار سے انساب الاشراف کو طبقات ابن سعد کے لئے تکمیلی مصدر بھی کہا جاسکتا ہے۔